

HABIBIA ISLAMICUS

(The International Journal of Arabic & Islamic Research) (Quarterly) Trilingual (Arabic, English, Urdu) ISSN:2664-4916 (P) 2664-4924 (E)
Home Page: <http://habibiaislamicus.com>

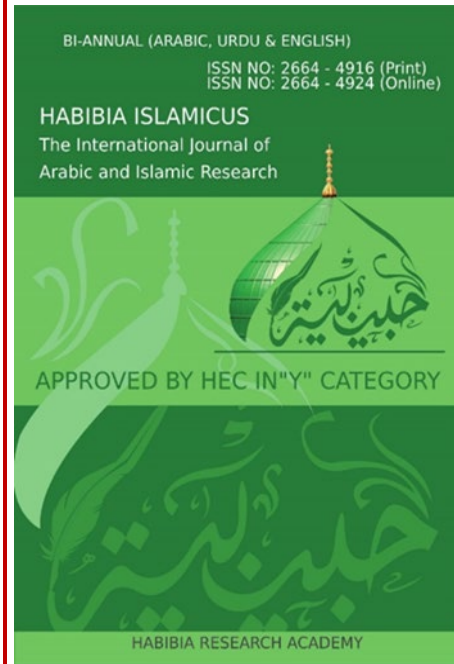
Approved by HEC in Y Category

Indexed with: IRI (AIU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.

PUBLISHER HABIBIA RESEARCH ACADEMY
Project of JAMIA HABIBIA INTERNATIONAL,
Reg. No: KAR No. 2287 Societies Registration
Act XXI of 1860 Govt. of Sindh, Pakistan.

Website: www.habibia.edu.pk,

This work is licensed under a [Creative Commons Attribution 4.0 International License](https://creativecommons.org/licenses/by/4.0/).



TOPIC:

SHARIA REVIEW OF HALALA

حلالہ کا شرعی جائزہ

AUTHORS:

- 1- Sanullah, South waziristan, wana, Email ID: sanawazir73@gmail.com Orcid ID: <https://orcid.org/0000-0002-8275-4820>
- 2- Syed imran ul haq. Assistant professor, Quran and sunnah. Faculty of Islamic studies university of Karachi. Email ID: mihaq@uok.edu.pk

How to Cite: Ullah, Sana, and Syed imran ul haq. 2021. "URDU 4 SHARIA REVIEW OF HALALA: حلالہ کا شرعی جائزہ". *Habibia Islamicus (The International Journal of Arabic and Islamic Research)* 5 (4). 45-54. <https://doi.org/10.47720/hi.2021.0504u04>.

URL: <https://habibiaislamicus.com/index.php/hirj/article/view/240>

Vol. 5, No.4 || October –December 2021 || P. 45-54

Published online: 2021-09-30

QR. Code



SHARIA REVIEW OF HALALA

حلالہ کا شرعی جائزہ

Sanullah

ABSTRACT:

Islam is a complete code of life, there are injunction in every sphere of life, shariyat has set a scope for every human being . it has been stated that there is neither excess nor deviation in it , but the religion of Islam is the name of moderation . But unfortunately Western Civilization ,Which is based on immorality dominates the world, and because of this immorality the number of unnecessary problems is increasing nowadays . The issue of Halala is very important the most people demand from some Islamic Scholar the illegitimate fatwa about them, in this Article explained in the light of Shariyat the evidence of halala, types, legal and illegal Cases.

KEYWORDS: Evidence of Halala, Types of Halala , legal and illegal Cases of Halala.

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے، مسلمان کو درپیش ہونے والے تمام مسائل کا حل بیان فرمایا، اسی طرح اسلام نے مرد و عورت کے درمیان ازدواجی تعلقات قائم کرنے کے لیے نکاح کرنے کا راستہ بتایا ہے جس کی سبب سے نسل کی افزائش کے ساتھ ساتھ انسان کی جنسی خواہشات کو تسکین ملتی ہے، اس سلسلے میں اگر مہیاں بیوی کے درمیان ناچاقی پیدا ہو جائے اور ایک دوسرے سے دور رہنا چاہتا ہے تو اس کے لیے شریعت مطہرہ نے طلاق دینے کا حکم بیان فرمایا ہے۔

طلاق دینے کے بعد اگر مہیاں بیوی پھر دوبارہ ازدواجی تعلقات قائم کرنے کے لیے راضی ہو جائے تو شریعت مطہرہ نے رجوع کا حکم بیان فرمایا ہے مگر طلاق کی نوعیت کے اعتبار سے رجوع کی نوعیت بھی مختلف قرار دیا ہے، کہ اگر طلاق رجعی ہو پھر عدت میں رجوع بالقول یا رجوع بالفعل سے دوبارہ ازدواجی تعلقات قائم ہو سکتا ہے، اگر طلاق رجعی دینے کے بعد عدت گزر جائے یا طلاق بائن واقع ہو جائے تو اس صورت میں دوبارہ ازدواجی تعلقات قائم کرنے کے لیے تجدید نکاح ضروری ہے، اور اگر تین طلاق دے دیں چاہے ایک ساتھ ہو یا الگ الگ ہو پھر دوبارہ ازدواجی تعلقات قائم کرنے کے لیے حلالہ کرنا ضروری ہے اور حلالہ کیے بغیر دوبارہ نکاح کرنا جائز نہیں۔

حلالہ کی تعریف : حلالہ کی تعریف فقہاء کرام نے یہ بیان فرمایا ہے کہ مطلقہ مغنظہ عورت اپنی عدت (جس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر عورت حاملہ ہو تو وضع حمل (بچے کی پیدائش) پر عدت ختم ہوگی، اگر حاملہ نہ ہو تو تین حیض گزارنے ہوں گے اور اگر حیض نہیں آتا ہو پھر پورے تین مہینے بطور عدت گزارنے ہوں گے) گزارنے کے بعد کسی دوسرے شوہر سے نکاح کر لے اور پھر اس سے طلاق یا شوہر ثانی کی انتقال کی وجہ سے علیحدہ ہو کر شوہر اول (مطلق) کے لیے حلال ہو جاتی ہے، اس کا نام حلالہ ہے، چنانچہ "فتاویٰ عالمگیریہ" کی عبارت ملاحظہ فرمائیں: **وَإِنْ كَانَ الطَّلَاق ثَلَاثًا فِي الْحَرَّةِ وَثَنَتَيْنِ فِي الْأُمَةِ لَمْ تَحِلْ لَهُ حَتَّى تَنْكَحَ زَوْجًا غَيْرَهُ نِكَاحًا صَحِيحًا وَيَدْخُلَ بِهَا ثُمَّ يَطْلُقَهَا أَوْ يَمُوتَ عَنْهَا كَذَا فِي الْهَدَايَةِ (1)**

ذیل میں حلالہ کے متعلق بحث کی جائے گی کہ حلالہ میں کونسی طریقہ اختیار کرنا جائز ہے اور کونسی ناجائز ہے، لیکن اس تفصیل کو بیان کرنے سے پہلے شریعت مطہرہ میں حلالہ کا ثبوت پیش کرنا ضروری ہے، کیونکہ بعض حضرات شریعت مطہرہ میں حلالہ کے ثبوت کو تسلیم نہیں کرتے۔

حلالہ کا ثبوت قرآن مجید سے: احکام شرعیہ کو سب سے پہلے قرآن مجید میں تلاش کرنا ضروری ہے، تو حلالہ کی شرعی ثبوت کے متعلق پہلے ہم کتاب اللہ میں تلاش کریں گے، چنانچہ حلالہ کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے: فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهَا^(۲) ترجمہ: پھر اگر شوہر (تیسری) طلاق دیدے تو وہ (مطلقہ عورت) اس کے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک وہ کسی اور شوہر سے نکاح نہ کرے

حدیث شریف سے حلالہ کا ثبوت: حلالہ کا تذکرہ احادیث مبارکہ میں موجود ہے، کہ جب رفاعہ قرظی رضی اللہ عنہا نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی، اور اس نے پھر دوسری جگہ عبد الرحمن بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکاح کیا، تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں رفاعہ کی نکاح میں تھی انہوں نے مجھے تین طلاقیں دے دی اس کے بعد میں نے عبد الرحمن بن زبیر رضی اللہ عنہ سے نکاح کیا، اور خدا کی قسم! عبد الرحمن کے پاس تو کپڑے کی دامن کی طرح ہے، اور عورت نے اپنے کپڑے کی دامن پکڑ کر دکھایا (مطلب یہ تھا کہ وہ جماع کے قابل نہیں) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر تو مسکرانے لگے اور ارشاد فرمایا کہ شاید تم رفاعہ کے پاس پھر جانا چاہتی ہو، مگر یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک وہ تیری لذت سے واقف نہ ہو جائے اور تو اس کی لذت سے آشنا نہ ہو جائے، چنانچہ "صحیح مسلم" کی روایت ملاحظہ فرمائیں: حدثني عروة بن الزبير، أن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم أخبرته، أن رفاعة القرظي طلق امرأته، فبت طلاقها، فتزوجت بعده عبد الرحمن بن الزبير، فجاءت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت: يا رسول الله، إنها كانت تحت رفاعة، فطلقها آخر ثلاث تطليقات، فتزوجت بعده عبد الرحمن بن الزبير، وإنه والله، ما معه إلا مثل الهدبة، وأخذت بهدبة من جلبابها، قال: فتبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم ضاحكا، فقال: «لعلك تريد أن ترجعي إلى رفاعة، لا، حتى يذوق عسيلتك، وتذوقي عسيلته»، وأبو بكر الصديق جالس عند رسول الله صلى الله عليه وسلم، وخالد بن سعيد بن العاص جالس بباب الحجرة، لم يؤذن له، قال: فطفق خالد ينادي أبا بكر: ألا تزجر هذه عما تجهر به عند رسول الله صلى الله عليه وسلم^(۳)

ترجمہ: عروہ ابن زبیر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رفاعہ قرظی رضی اللہ عنہا نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی، اس کے بعد انہوں نے عبد الرحمن بن زبیر رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لیا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں رفاعہ کی نکاح میں تھی انہوں نے مجھے تین طلاقیں دے دی اس کے بعد میں نے عبد الرحمن بن زبیر رضی اللہ عنہ سے نکاح کیا، اور خدا کی قسم! عبد الرحمن کے پاس تو کپڑے کی دامن کی طرح ہے، اور عورت نے اپنے کپڑے کی دامن پکڑ کر دکھایا (مطلب یہ تھا کہ وہ جماع کے قابل نہیں) راوی بیان کرتے ہیں کہ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور ارشاد فرمایا کہ شاید تم رفاعہ کے پاس پھر جانا چاہتی ہو، مگر یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک وہ تیری لذت سے واقف نہ ہو جائے اور تو اس کی لذت سے آشنا نہ ہو جائے، اور حضرت ابو بکر صدیق حضرت مآب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ حجرے کے دروازے پر تھے، انہیں اندر آنے کی اجازت نہیں ملی تھی، تو حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ نے وہیں سے آواز دے کر کہا، ابو بکر صدیق! تم اس عورت کو جھڑکتے اور ڈانٹتے کیوں نہیں، کہ یہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کہہ رہی ہے۔

اسی طرح وہ احادیث مبارکہ جس میں طلاق ثلاثہ کا ذکر ہے چاہے مرفوع احادیث ہو، موقوف ہو، مقطوع ہو، اس میں بھی حلالہ کا تذکرہ ہے۔
حلالہ کی صورتیں: شوہر جب بیوی تین طلاق دے دیں چاہے ایک ساتھ ہو یا الگ الگ ہو پھر میاں بیوی کا بیوی کا دوبارہ آپس میں ازدواجی تعلقات قائم کرنے کے لیے شریعت مطہرہ نے حلالہ کو لازمی قرار دیا ہے فقہاء کرام نے حلالہ کی دو صورتیں بیان فرمائی ہیں:

(1)۔ مشروط۔

(2)۔ غیر مشروط۔

(1)۔ **مشروط:** اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ شوہر جب بیوی کو تین طلاق دے دیں پھر دوبارہ ازدواجی تعلقات قائم کرنے کے لیے حلالہ کرتے وقت آپس میں یہ طے کرتے ہیں کہ نکاح کے بعد فوراً طلاق دینا ہو گا تا کہ پہلے شوہر سے دوبارہ نکاح کیا جائے، اس صورت میں فقہاء کرام کا اختلاف ہے کہ حلالہ ہو گا یا نہیں؟

امام ابو حنیفہؒ اور امام زفرؒ فرماتے ہیں کہ عورت شوہر اول کے لیے حلال ہوگی لیکن ایسا عمل کرنا ناپسندیدہ اور مکروہ تحریمی ہے۔

امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں کہ یہ نکاح ثانی فاسد ہے اور عورت شوہر اول کے لیے حلال نہ ہوگی۔

امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ نکاح ثانی درست ہے لیکن شوہر اول کے لیے حلال نہیں ہے۔

ذکر کردہ اقوال میں امام ابو حنیفہؒ کی قول کہ "عورت شوہر اول کے لیے حلال ہوگی لیکن ایسا عمل کرنا ناپسندیدہ اور مکروہ تحریمی ہے" مفتی بہ ہے، چنانچہ "بدائع الصنائع" کی عبارت ملاحظہ فرمائیں:

وإن شرط الإحلال بالقول، وأنه يتزوجها لذلك، وكان الشرط منها فهو نكاح صحيح عند أبي حنيفة، وزفر، وتخل للأول، ويكره للثاني، وقال أبو يوسف: النكاح الثاني فاسد، وإن وطئها لم تخل للأول وقال محمد: النكاح الثاني صحيح ولا تخل للأول. (4)

اسی طرح صاحب الباب رقم طراز ہیں: (وإذا تزوجها بشرط التحليل) ولو صريحاً بأن قال: تزوجتك على أن أحلك (فالنكاح صحيح ولكنه (مكروه) تحويماً؛ لحديث (لعن الله المحلل والمحلل له) (فإن وطئها حلت للأول)، لوجوه الدخول في نكاح صحيح؛ إذ النكاح لا يبطل بالشرط، هداية. وقال الإسيبجاني إذا تزوجها بشرط التحليل بالقلب ولم يقل باللسان تخل للأول في قولهم جميعاً، أما إذا شرط الإحلال بالقول فالنكاح صحيح عند أبي حنيفة وزفر، ويكره للثاني، وتخل للأول، وقال أبو يوسف: النكاح الثاني فاسد، والوطء فيه لا يخلها للأول، وقال محمد: النكاح الثاني صحيح، ولا تخل للأول، والصحيح قول أبي حنيفة وزفر، واعتمده المحبوبي والنسفي والموصلي وصدر الشريعة، كذا في التصحيح (5)

حلالہ کی مشروط صورت میں چونکہ حلالہ کی نیت سے نکاح کیا جاتا ہے اور حلالہ کی نیت سے نکاح کرنے کی صورت میں محلل (حلالہ کرنے والا) اور محلل لہ (جس کے لیے حلالہ کیا جا رہا ہے) دونوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف لعنت ہوتی ہے چنانچہ "ابن ماجہ" میں حدیث مبارک مذکور ہیں کہ "لعن الله المحلل، والمحلل له" (6)

(2)۔ غیر مشروط: اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ شوہر جب بیوی کو تین طلاق دے دیں پھر بیوی کسی دوسری جگہ نکاح کریں اور وہ طلاق دے دیں پھر شوہر اول کے پاس آجائے اور نکاح کرے یہ صورت بالاتفاق درست ہے۔

اسی طرح اس کے ضمن ایک صورت ارادی بھی ہے کہ شوہر بیوی کو تین طلاق دے دیں پھر وہ کسی دوسری جگہ بغیر کسی شرط کے نکاح کریں لیکن اس شخص کا یہ ارادہ ہو کہ یہ بیوی پہلا شوہر مجھ سے واپس لینا چاہتا ہے یا وہ خود یہ سمجھے کہ ان کے چھوٹے بچے ہیں ان کی سنبھالنے کے لیے کوئی نہیں میں نکاح کر کے چھوڑ دوں گا تاکہ اجڑا ہوا گھر پھر آباد ہو جائے تو اس صورت میں حلالہ کرنا درست ہے، چنانچہ علامہ کاسانیؒ تحریر فرماتے ہیں: فإن تزوجت بزوجة آخر ومن نيتها التحليل فإن لم يشترط ذلك بالقول، وإنما نويها، ودخل بها على هذه النية حلت للأول في قولهم جميعاً؛ لأن مجرد النية في المعاملات غير معتبر⁽⁷⁾

حلالہ کا شرعی طریقہ: فقہاء کرام نے حلالہ کا شرعی طریقہ یہ بیان فرمایا ہے کہ عورت اپنی عدت (جس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر عورت حاملہ ہو تو وضع حمل (بچے کی پیدائش) پر عدت ختم ہوگی، اگر حاملہ نہ ہو تو تین حیض گزارنے ہوں گے اور اگر حیض نہیں آتا ہو تو پورے تین مہینے بطور عدت گزارنے ہوں گے) گزار کر کسی دوسرے آدمی سے نکاح کرے اور وہ اسے ہمبستری کے بعد از خود طلاق دے دے یا اس کا انتقال ہو جائے پھر وہ عورت ذکر کردہ عدت طلاق یا عدت وفات (حاملہ کے لئے بچے کی پیدائش اور غیر حاملہ کے لئے چار ماہ دس دن) گزارنے کے بعد اپنے پہلے شوہر سے نکاح کرنا چاہے تو جانین کی رضامندی کے ساتھ یا مہر مقرر کر کے دو گواہوں کی موجودگی میں نکاح کر سکتی ہے، چنانچہ "فتاویٰ عالمگیریہ" میں مذکور ہیں:

وإن كان الطلاق ثلاثاً في الحرة وثنتين في الأمة لم تحل له حتى تنكح زوجاً غيره نكاحاً صحيحاً ويدخل بها ثم يطلقها أو يموت عنها كذا في الهداية ولا فرق في ذلك بين كون المطلقة مدخولاً بها أو غير مدخول بها كذا في فتح القدير ويشترط أن يكون الإيلاج موجباً للغسل وهو التقاء الختانين⁽⁸⁾

حلالہ کے صحیح ہونے کے شرائط: حلالہ صرف عقد نکاح کرنے سے معتبر نہیں قرار دیا جائے گا بلکہ فقہاء کرام نے اس کی صحیح ہونے کے شرائط بیان فرمائیں ہیں، ذیل میں شرائط ملاحظہ فرمائیں:

حلالہ میں وطی کرنا شرط ہے: حلالہ کرنے کا شرعی طریقہ میں بھی یہ بیان ہوا کہ دوسرا شوہر اس کے ساتھ نکاح کرنے کے بعد ہمبستری بھی کرے گا جبکہ محض نکاح کی عقد کرنے سے حلالہ متحقق نہیں ہوگا، لہذا جماع کرنا ضروری ہے، علامہ کاسانیؒ رقم طراز ہیں: ومنها الدخول من الزوج الثاني، فلا تحل لزوجه الأول بالنكاح الثاني حتى يدخل بها، وهذا قول عامة العلماء.⁽⁹⁾

اسی طرح "فتاویٰ عالمگیریہ" کی عبارت ملاحظہ فرمائیں: ويشترط أن يكون الإيلاج موجباً للغسل وهو التقاء الختانين هكذا في العيني شرح الكنز.⁽¹⁰⁾

البتہ حلالہ میں انزال ہونا ضروری نہیں بلکہ صرف آلہ تناسل کو غسل واجب ہونے کی مقدار تک فرج میں داخل کرنا ضروری ہے تاکہ حلالہ کے صحیح ہونے کی شرط و طی متحقق ہو جائے، چنانچہ "بدائع الصنائع" کی عبارت ملاحظہ فرمائیں: وأما الإنزال فليس بشرط للإحلال؛ لأن الله تعالى جعل الجماع غاية الحرمة، والجماع في الفرج هو التقاء الختانين فإذا وجد فقد انتهت الحرمة⁽¹¹⁾

اسی طرح علامہ حصکفی لکھتے ہیں: وإن لم ينزل لأن الشرط الذوق لا الشبع قلت: وفي المجتبى: الصواب حلها بدخول الحشفة مطلقاً⁽¹²⁾ اسی طرح دبر میں و طی کرنے سے حلالہ متحقق نہیں ہو گا کیونکہ حلالہ کے لیے و طی فی القبول شرط ہے، لہذا اگر کوئی شخص دبر میں و طی کریں تو اس سے حلالہ متحقق نہیں ہو گا اور شوہر اول کے ساتھ دوبارہ نکاح کرنا جائز نہیں، چنانچہ حدیث شریف میں دبر میں و طی کرنے والے کو ملعون قرار دیا ہے ملعون من اتى امراته في دبرها⁽¹³⁾ "اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملعون ہے وہ اپنی بیوی کو دبر کی طرف سے آجائے"

محلل (حلالہ کرنے والا) کا بالغ ہونا شرط نہیں: اوپر مذکور صورت کہ حلالہ میں انزال کرنا شرط نہیں تو اس سے معلوم ہوا کہ بچے سے بھی حلالہ متحقق ہو سکتا ہے، البتہ بچہ کا مراہق (قریب البلوغ کہ منی خارج نہیں کر سکتا لیکن جماع کرنا جانتا ہے) ہونا ضروری ہے، لہذا قریب البلوغ ہونے کی خوب تحقیق کی جائے یا عمر کے لحاظ سے جانچا جائے اور شمس الاسلام صاحب نے اس کی عمر کی دس سال مقرر کی ہے، چنانچہ عبارت ملاحظہ فرمائیں: وفي الأنفع: الصبي المراهق في التحليل كالبالغ إذا جامعها قبل البلوغ فسر المراهق في الجامع الصغير فقال غلام لم يبلغ ومثله يجامع جامع امرأته وجب الغسل عليها وأحلها للزوج الأول ومعنى هذا الكلام أن تتحرك آلتة ويشتهي كذا في الهداية⁽¹⁴⁾

اسی طرح اگر ایسا بوڑھا آدمی جس کا آلہ تناسل میں انتشار آسکتا ہو تو اس سے بھی حلالہ متحقق ہو گا، چنانچہ "فتاویٰ عالمگیریہ" کی عبارت ملاحظہ فرمائیں: ولو أوج الشيخ الكبير الذي لا يقدر على الجماع بقوته بل بمساعدة اليد لا تحل للأول إلا أن تنتشر آلتة وتعمل كذا في البحر الرائق⁽¹⁵⁾

کنڈوم کے استعمال کرنے سے حلالہ متحقق ہو گا: فقہاء کرام نے حلالہ کرتے وقت ذکر پر کپڑا لپیٹنے سے بھی حلالہ کو متحقق قرار دیا ہے بشرطیکہ جماع کی حرارت اور لذت محسوس ہو جائے اور اگر حرارت محسوس نہ ہو ابھر حلالہ متحقق نہیں ہو گا اسی طرح دور حاضر کے نیرودھ اور کنڈوم کا استعمال کپڑا لپیٹنے کی حکم میں ہے بلکہ اس میں تو کپڑا سے زیادہ واضح انداز میں فعل جماع متحقق ہوتا ہے، لہذا و طی کرتے وقت ان اشیاء کے استعمال سے بھی حلالہ متحقق ہو گا، چنانچہ عبارت ملاحظہ فرمائیں: وفي الفتاوى الصغرى إذا لف ذكره بخرقه وأدخله فرجها فإن

وجد الحرارة تحل وإلا فلا كذا في الخلاصة^(۱۶) ترجمہ: فتاویٰ صغریٰ میں ہے کہ اگر ذکر پر کپڑا لپیٹا اور فرج میں داخل کیا تو اگر حرارت محسوس ہوئی تو پھر حلالہ متحقق ہو گا ورنہ نہیں۔

خلاصہ بحث: ذکر کردہ بحث سے معلوم ہوا کہ حلالہ شریعت مطہرہ میں مشروع ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاق چاہے ایک ساتھ ہو یا الگ الگ ہوں دینے کے بعد اگر دوبارہ ازدواجی تعلقات قائم کرنا چاہے تو اس کے حلالہ کرنا ضروری ہے اور حلالہ کیے بغیر دوبارہ نکاح کرنا شرعاً جائز نہیں۔

لیکن حلالہ کے متحقق اور صحیح ہونے کے لیے فقہاء کرام نے شرائط بیان فرمائیں ہیں کہ شوہر ثانی کے ساتھ صرف عقد نکاح سے حلالہ متحقق نہیں ہو گا بلکہ وطی کرنا ضروری ہے چاہے انزال ہو یا نہ ہو، اسی طرح اگر وطی کرتے وقت نیرودھ اور کنڈوم استعمال کریں پھر بھی حلالہ متحقق ہو گا اگرچہ فقہاء کرام نے ذکر پر کوئی چیز لپیٹنے کی صورت میں حرارت کو ضروری قرار دیا ہے کہ اگر حرارت نہ پائی جائے پھر حلالہ متحقق نہیں ہو گا لیکن نیرودھ اور کنڈوم کی استعمال کرنے سے ظاہر بات ہے کہ حرارت محسوس ہو گا۔

اسی اگر قریب البلوغ بچہ یا بوڑھا آدمی جو جماع کرنے پر قادر ہوں ان سے بھی حلالہ کرنے کی صورت میں حلالہ متحقق ہو گا۔
صغیرہ نابالغہ لڑکی سے حلالہ کی صورت: اگر شوہر نے نابالغہ بیوی کو جو کہ قابل جماع نہ ہو تین طلاقیں دے دی تو اس کے حلالہ کی صورت یہ بیان فرمایا ہے کہ وہ یہاں تک رُکی رہے کہ قابل جماع ہو جائے اس لیے کہ حلالہ کے لیے جماع کرنا شرط ہے تو قابل جماع ہونے کے بعد حلالہ متحقق ہو گا، چنانچہ علامہ حصکفی تحریر فرماتے ہیں: (والشرط التيقن بوقوع الوطء في المحل) المتيقن به، فلو كانت صغيرة لا يوطأ مثلها لم تحل للأول^(۱۷)

حلالہ میں مرد (شوہر ثانی) اور عورت کے مابین جماع کرنے میں اختلاف کا فیصلہ: اوپر تفصیل سے معلوم ہوا کہ حلالہ میں صرف عقد نکاح کافی نہیں بلکہ مرد (شوہر ثانی) اور عورت کے مابین جماع کرنا ضروری ہے، اب اگر مرد (شوہر ثانی) اور عورت کے درمیان جماع کرنے میں اختلاف واقع ہو جائے مثلاً مرد (شوہر ثانی) کہتا ہے کہ میں نے اس کے ساتھ جماع نہیں کیا ہے اور عورت کہتی ہے کہ اس نے میرے ساتھ جماع کی ہے، اس کے مابین فیصلہ کرنے کے لیے فقہاء کرام نے یہ صورت بیان فرمائی ہیں کہ دونوں کو دیکھا جائے گا کہ ان دو میں سے کون عادل اور ثقہ ہے اگر عورت عادل اور ثقہ ہو تو اس کا قول معتبر ہو گا اور حلالہ متحقق شمار ہو گا اور اگر مرد عادل اور ثقہ ہو تو اس کا قول معتبر ہو گا اور حلالہ متحقق شمار نہ ہو گا، اگر دونوں عادل ہوں یا دونوں غیر عادل ہوں یا دونوں مجہول الحال ہو پھر دونوں کے مابین نفسانی خواہشات سے ہٹ کر تحری کی جائے گی جس کی قول کی طرف دل کا میلان ہو جائے کہ اس کا قول درست ہے پھر اس پر عمل کیا جائے گا کیونکہ حلت اور حرمت کا تعلق دیانات سے ہے اور دیانات میں تحری کیا جائے گا، چنانچہ علامہ حصکفی تحریر فرماتے ہیں: ويقبل قول الفاسق والكافر والعبء في المعاملات وشرط العدالة في الديانات كالخبير عن نجاسة الماء ويتحرى في خبر الفاسق وخبر المستور ثم يعمل بغالب

ظنہ، وقال محقق ابن عابدین تحت قوله ولو اخبر عدل بطهارته وعدل بنجاسة الخ مانصه فقد اعتبروا التحرى بعد تحقيق المعارضة بالتساوى بين الخبرين (18)

حلالہ کے منکرین کے استدلال سے جواب: بعض حضرات کہتے ہیں کہ حلالہ کرنا درست نہیں کیونکہ حدیث شریف میں محلل اور محلل لہ دونوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے لعنت ہوتی ہے کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ "لعن الله المحلل، والمحلل له" (19)

جواب: اس کا جواب یہ ہے کہ مذکورہ حدیث شریف میں محلل اور محلل لہ پر جو لعنت کی گئی ہے وہ علی الاطلاق نہیں، بلکہ لعنت اس صورت میں ہے جب حلالہ کی مکروہ تحریمی صورت یعنی مشروط حلالہ کی صورت کو اختیار کیا جائے، کہ نکاح کے وقت یہ شرط لگائی جائے کہ زوج ثانی ہمبستری کے بعد فوراً طلاق دے گا، چاہے یہ شرط زوج اول یا بیوی یا زوج ثانی نے لگائی ہو، اگر کوئی شخص غیر مشروط طور پر نکاح کرے اور ہمبستری کے بعد طلاق دے تو ایسا شخص ان وعیدوں کا مصداق نہیں ہوگا، چنانچہ ملا علی قاری ذکر کردہ حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں: واعلم أنه استدلل بهذا الحديث في الفروع على كراهة اشتراط التحليل بالقول، فقالوا: إذا تزوجها بشرط التحليل بأن يقول: تزوجتك على أن أحلك له، أو تقول: هي فمكروه كراهة تحريم المنتهضة سببا للعقاب للحديث المذكور، وقالوا: ولو نويّا اشتراط التحليل ولم يقلوا يكون الرجل مأمورا بقصد الإصلاح، فيحمل قوله على قصد الفراق. . إلخ على ما إذا اشتراطه بالقول، أما إذا نويّا فلم يستوجبا اللعن على أن بعضهم قال: إنه مأجور (20)

کیا حلالہ عورت کے ساتھ ظلم ہے؟ اوپر تفصیل سے صاف واضح ہوا کہ حلالہ کا ثبوت شریعت مطہرہ میں موجود ہے کہ اگر شوہر اپنی بیوی کو تین طلاق دیدے پھر دوبارہ ازدواجی تعلقات قائم کرنے کے لیے عورت کے لیے حلالہ کرنا ضروری جس کی مفصل بحث گزر چکی ہے، لیکن دورِ جدید کے کچھ مخدین اور لبرل مرد اور عورتیں حلالہ کو عقلی دلائل کی روشنی میں عورت کے ساتھ ظلم ثابت کر رہا ہے کہ حلالہ کرنا تو عورت کے ساتھ ظلم ہے کہ تین طلاقیں بھی شوہر نے دی ہے اور پھر حلالہ کی شکل میں سزا بھی عورت کو ملتی ہے حالانکہ یہ تو انصاف نہیں ہے بلکہ انصاف یہ ہے کہ جو بندہ جرم کرے سزا بھی اسی کو ملے۔

جواب یہ ہے اسلام کبھی بھی ظالم کا ساتھ نہیں دیتا ہے بلکہ ہمیشہ عدل و انصاف اور مساوات کی بات کرتا ہے لہذا حلالہ عورت کو سزا نہیں بلکہ اصل میں یہ اس مظلومہ عورت کی حمایت ہے کہ ابھی تین طلاق کے بعد عورت کو اختیار حاصل ہے جہاں بھی چاہے نکاح کر سکتی ہے اور ظالم شوہر کو سزا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک شریف النسب بیوی عطاء کی تھی اور آپ نے اپنی زبان کو بے قابو کر کے شریعت مطہرہ کے بتائے ہوئے طریقہ کے خلاف آپ نے اپنی بیوی کو تین طلاق دے دی جس کی وجہ سے آپ اس شریف النسب بیوی کے ساتھ رہنے کا اہل نہیں ہے اگر آپ اس کے اہل بننا چاہتے ہو تو اس کی دوسرے مرد کے ساتھ نکاح کرنا ہو گا پھر باہمی رضامندی سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے۔

بعض لبرلز عورتیں بھی یہی کہتی ہیں کہ یہ حلالہ کرنا ہمارے ساتھ ظلم ہے لیکن افسوس ہے ان کم عقلوں پر کہ یہی عورت جس کی اللہ تعالیٰ نے حمایت کی اور اس کو اپنے اوپر ظلم سمجھتی ہے لیکن جس ظالم شوہر نے اس کو تین طلاقیں دی ہیں اب پھر اس کے ساتھ تعلقات قائم

کرنے کو ظلم نہیں سمجھتی ہے، تین طلاق دینے کا ظلم شوہر نے کیا ہے اور یہ ظلم اس شوہر کو منسوب ہوگا، اب اگر یہ عورت پھر اس ظالم کی گھر کو بخوشی آباد کرنا چاہتی ہے تو پھر اس ظلم کی سزا بھی بخوشی بھگتنا ہوگی، لہذا اسلام کی بنیادی حقیقت کو سمجھنا چاہیے اور اسلام میں عقلی دلائل کی روشنی میں خرابیاں نکالنا بہت بڑا ظلم اور کم علمی اور کم عقلی ہے۔

کتابیات:

1. القرآن الکریم
2. البیہقی، نظام الدین، فتاویٰ ہندیہ، مکتبہ دارالفکر، بیروت، طبع ثانی، ۱۳۱۰۔
3. قشیری، مسلم بن حجاج، الجامع الصحیح، دار احیاء تراث العربی، بیروت۔
4. کاسانی، علاء الدین، بدائع الصنائع، دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۰۶ھ-۱۹۸۶م۔
5. الدمشقی، المسیدانی، عبد الغنی بن طالب بن حماد بن ابراہیم، الباب فی شرح الکتاب، المکتبۃ العلمیہ، بیروت، لبنان۔
6. قزوینی، محمد بن یزید، ابن ماجہ، سنن، دار احیاء الکتاب العربیہ - فیصل عیسیٰ البابی الجلی۔
7. حصکفی، محمد بن علی بن محمد بن علی بن عبد الرحمن، در المختار، دارالفکر، بیروت، طبع ثانی ۱۴۱۲ھ-۱۹۹۲۔
8. ابوداؤد، سلمان بن الاشعث، سنن، المکتبۃ العصریہ، صیداً، بیروت۔
9. ملاہروی القاری، ابوالحسن نورالدین، علی بن محمد، مرقاۃ المفاتیح، دارالفکر، بیروت، لبنان۔

حوالہ جات:

- 1- البیہقی، نظام الدین، فتاویٰ ہندیہ، مکتبہ دارالفکر، بیروت، طبع ثانی، ۱۳۱۰، ج ۱ ص ۷۳۔
- 2- البقرہ: ۲۳۰۔
- 3- قشیری، مسلم بن حجاج، الجامع الصحیح، دار احیاء تراث العربی، بیروت، باب لا تحل المطلقة ثلاثاً لمطلقها حتی تنکح زوجاً غیرہ، ویطأها، ثم یفارقہا وتنقضی عدتہا، رقم الحدیث ۱۱۲۔
- 4- کاسانی، علاء الدین، بدائع الصنائع، دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۰۶ھ-۱۹۸۶م، ج ۳ ص ۱۸۷۔
- 5- الدمشقی، المسیدانی، عبد الغنی بن طالب بن حماد بن ابراہیم، الباب فی شرح الکتاب، المکتبۃ العلمیہ، بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۵۸۔
- 6- قزوینی، محمد بن یزید، ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، دار احیاء الکتاب العربیہ، فیصل عیسیٰ البابی الجلی، کتاب الزکاح، باب المحلل والمحلل لہ، رقم الحدیث: ۱۹۳۶۔
- 7- کاسانی، علاء الدین، بدائع الصنائع، دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۰۶ھ-۱۹۸۶م، ج ۳ ص ۱۸۷۔
- 8- البیہقی، نظام الدین، فتاویٰ ہندیہ، مکتبہ دارالفکر، بیروت، طبع ثانی، ۱۳۱۰، ج ۱ ص ۷۳۔
- 9- کاسانی، علاء الدین، بدائع الصنائع، دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۰۶ھ-۱۹۸۶م، ج ۳ ص ۱۸۸۔

- 10- البلی، نظام الدین، فتاویٰ ہندیہ، مکتبہ دار الفکر، بیروت، طبع ثانی، ۱۳۱۰ھ، ج ۱ ص ۷۳
- 11- کاسانی، علاء الدین، بدائع الصنائع، دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۰۶ھ-۱۹۸۶م، ج ۳ ص ۱۸۹
- 12- حصکفی، محمد بن علی بن محمد بن علی بن عبد الرحمن، در المختار، دار الفکر، بیروت، طبع ثانی ۱۴۱۲ھ-۱۹۹۲ء، ج ۳ ص ۴۱۴
- 13- ابوداؤد، سلمان بن الاشعث، سنن، المکتبہ العصریہ، صیدا، بیروت، النکاح، باب فی جامع النکاح، رقم الحدیث ۲۱۶۲
- 14- البلی، نظام الدین، فتاویٰ ہندیہ، مکتبہ دار الفکر، بیروت، طبع ثانی، ۱۳۱۰ھ، ج ۱ ص ۷۳
- 15- ایضاً
- 16- ایضاً
- 17- حصکفی، محمد بن علی بن محمد بن علی بن عبد الرحمن، در المختار، دار الفکر، بیروت، طبع ثانی ۱۴۱۲ھ-۱۹۹۲ء، ج ۳ ص ۴۱۴
- 18- ایضاً، ج ۶ ص ۳۴۵
- 19- م قزوینی، محمد بن یزید، ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، دار احیاء الکتب العربیہ - فیصل عیسیٰ البابی الجلی، کتاب النکاح، باب المحلل والمحلل لہ، رقم الحدیث: ۱۹۳۶
- 20- ملاہروی القاری، ابوالحسن نور الدین، علی بن محمد، مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، دار الفکر، بیروت،، لبنان ج ۵ ص ۲۱۵



This work is licensed under a [Creative Commons Attribution 4.0 International License](https://creativecommons.org/licenses/by/4.0/)